غزلیں

شاہد ندیم

○

یہ کام دل کی اُڑانوں میں خوب کرتی ہے
انا ہماری ہمارے ہی پر کترتی ہے

سفر فلک کا مری فکر جب بھی کرتی ہے
مرے خیال میں پھر روشنی اُترتی ہے

جواب سارے مرے آنسوؤں میں ڈھلتے ہیں
وہ ایک ننھی پری جب سوال کرتی ہے

جہاں پہ جست بھی کرنا محال ہو مجھ کو
وہاں وہاں مری فطرت اُڑان بھرتی ہے

سمیٹتا ہوں میں جب بھی سنہری کرنوں کو
حصارِ غم میں مری ہر خوشی بکھرتی ہے

کبھی لگی ہی نہیں چوٹ تازیانے کی
وہ نقش بن کے مرے دل پہ کیوں اُبھرتی ہے

فلک سے ہوتا ہے نازل عذاب دنیا میں
صدائے کرب فضاؤں میں جب بکھرتی ہے

ملی ہے مجھ کو جو ورثے میں علم کی دولت
قلم کی نوک سے قرطاس پر اُترتی ہے

جو عظمتِ غمِ شہ ہے مرے تخیل میں
ندیمؔ اس سے مری شاعری نکھرتی ہے

10/23، چون پزان، نائی کی منڈی، آگرہ (یوپی)

ڈاکٹر محمد قاسم دہلوی

○

خندہ جو دلربا لب غنچہ دہاں پہ ہے
اُس کا مدار سوز و گداز نہاں پہ ہے

پانی پہ چل رہے ہیں جو وہ یہ جانتے ہی ہیں
رکھنا قدم کہاں پہ ہے پتھر کہاں پہ ہے

بستی تو کل رہین تماشائے عیش ہے
بارش اذیتوں کی جہاں سے وہاں پہ ہے

شکوہ نہیں گلہ نہیں ہے عرض حال بس
محتاجِ چارہ گر نہیں حالت یہاں پہ ہے

الفت کی اک نظر نے دل و سر کو کیا کیا
سوزش یہاں پہ ہے کبھی سوزش وہاں پہ ہے

مغرب کے راہزن کی فسوں کاریاں نہ پوچھ
بے چارگی سی طاری زمان و مکاں پہ ہے

حرماں نصیب وقف ستمہائے انتظار
موقوف فصل گل جو ورودِ خزاں پہ ہے

بجلی تڑپ تڑپ کے ہے گرتی یہاں وہاں
اس کی نظر تو کب سے مرے آشیاں پہ ہے

گزرے جو دل پہ اس کو رقم بھی کریں ضرور
قاسمؔ عجیب جبر یہ ہم غم کشاں پہ ہے

4170، اردو بازار، دہلی۔110006